ہفتہ | 27۔ ستمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 213 | ہفتہ 24 جمادی الاول۔ 1418ھ 27 تبوک 1376ھش 27 ستمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف سے اُنس بڑھتا ہے جو وحدت کی بنیاد ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک نا آشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شئے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف رہ جاتا ہے۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 101)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم الکل ہے اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم کریم ہے اور ماں کے دل میں بھی یہ رافت اور محبت اسی نے ڈالی ہے وہ کیونکر گوارا کر سکتا ہے کہ اس کا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کے لئے دعا کر بیٹھے جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے تو وہ اس کو فی الفور منظور کر لے۔ نہیں بلکہ وہ اس کو رد کر دیتا ہے اور اس کے بجائے اس سے بھی بہتر اس کو عطا کرتا ہے اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی پر بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ متقیوں کی بھی بعض دعا قبول نہیں ہوتی۔ نہیں ان کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلہ میں ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے، جو ان کی شے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 278)

اپنے دلوں میں قرب الٰہی کی خواہش پیدا کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قرب الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان اس مقام پر پہنچ جائے۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کی قدرت خاص کا مشاہدہ کر سکے۔ جو بھی بات اس کے ماتحت ظاہر ہو اس کا انکار نہ کرے۔ دیکھو سورج چاند کے مقابلہ میں نہیں چمکتا۔ لیکن اگر ایسا موقع آ جائے کہ سورج بھی چمک رہا ہو اور چاند بھی۔ تو عقل مند اسی کو کہا جائے گا جو یہ کہے گا کہ میں چاند کو بھی چمکتا دیکھ رہا ہوں اور سورج کو بھی۔ مگر میں نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہے۔ یہ پہلے تجربہ کے خلاف ہے مگر ہے ٹھیک۔

پس میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تمہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں تمہارے راستہ سے مٹ جائیں۔ اور تمہارے ایمان کی بنیاد رویت پر ہو۔ تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہو۔ اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں۔ جو نہ تو اسے ہٹا سکیں۔ اور نہ اس کے ماتحت کام کرنے سے ہٹا سکیں۔

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مشاہدہ کا درجہ ہے۔ اور ایسی جماعت کے لئے پھر کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی کہ ٹھوکر کھا جائیں گے۔ حضرت معین الدین چشتی۔ حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ" امام شافعی" امام مالک" امام حنبل" اور ائمہ جو گزرے ہیں۔ یہ سب اہل اللہ تھے۔ اور ان سب کا روحانیت سے تعلق تھا۔ گو انہوں نے علم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور بات بھی چاہتا ہوں۔ اور پچھلوں کی غلطی سے فائدہ اٹھاتا ہوں جو یہ ہے کہ ہماری جماعت میں جنید بغدادی اور ابن عربی و معین الدین چشتی جیسے لوگ تو ہوں۔ مگر باتیں اس رنگ میں نہ کریں جس رنگ میں انہوں نے اپنے وقت میں کسی وجہ سے کی تھیں (۔) پس ایسے لوگ ہوں تو سہی اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہوں گے۔ اور اب بھی ایسے ہیں۔ جن میں خدا تعالیٰ نے اس مقام پر پہنچنے کا مادہ رکھا ہے۔ مگر میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ کو ظاہر (احکام دینیہ) کے ماتحت رکھیں۔ تا کہ لوگ ٹھوکر نہ کھائیں۔

(از خطبہ 2۔ دسمبر 1921ء)

اس وقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا (۔) بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مکرم چوہدری عبد الرحمان شاکر صاحب وفات پا گئے

○ مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب شاکر مورخہ 97-9-24 کی رات قریباً 3 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف کے والد حضرت نعمت اللہ گوہر صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے متعدد معلوماتی و تحقیقی مضامین سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہے۔

آپ کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد مغرب پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف نے 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مورخہ 12 ستمبر 1997ء کو مکرم نصیر احمد ظفر صاحب حال کیلگری کینیڈا ابن مکرم مبارک احمد ظفر صاحب سابق سارجنٹ پاک فضائیہ حال کارکن انصار اللہ پاکستان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عرفانہ رانی صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب بزدار تحصیل تونسہ شریف مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم بشیر احمد خاں صاحب ایم اے زعیم انصار اللہ نے بیت الحمد تونسہ شریف میں کیا۔ عزیز نصیر احمد ظفر صاحب جامعہ احمدیہ کے سابق پروفیسر محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے پوتے اور حضرت حافظ فتح محمد خاں صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بستی مندرانی کے پڑپوتے ہیں جبکہ عزیزہ عرفانہ رانی صاحبہ حضرت اللہ بخش خاں صاحب بزدار رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم ظہیر احمد بابر صاحب ابن مکرم نصیر احمد قریشی صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ حال مقیم انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بیٹی کا نام عدیلہ احمد عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم رشید احمد قریشی صاحب آف برمنگھم کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر، نیک سعادت مند بنائے۔

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے بڑھاؤ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27 تبوک 1376 ہش   27 ستمبر 1997ء

موت کا دُکھ برداشت کرنے کا اجر

انسانی زندگی کی ناپائیداری کا موضوع انسان کی تخلیق جتنا ہی پرانا ہے۔ اور جب بھی کوئی ناپائیدار انسان اس دنیا سے روانہ ہوتا ہے تو یہ موضوع تازہ ہو جاتا ہے اور ہر شخص کی زبان پر یہی بات آتی ہے کہ آج وہ‘ کل ہماری باری ہے۔ جو بھی شخص اس دنیا میں آیا ہے اس کے لئے اس دنیا سے جانا مقدر ہے۔ لازمی ہے۔

ایک وہ تصور ہے کہ یہی دنیا ہے کھاؤ پیو اور عیش کرو کہ یہ دنیا دوبارہ نہ ملے گی۔ مگر اہل روحانیت کا ایک دوسرا تصور ہے کہ یہ دنیا ایک اور بہت اعلیٰ دنیا کی تیاری کا مرحلہ ہے۔ اس دنیا کو یوں سمجھو کہ جیسے ایک مسافر راہ چلتے ہوئے راستے میں رک کر ایک درخت کی چھاؤں تلے ذرا ستالے۔ اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو جائے۔ ایسے لوگ اس دنیا سے دل نہیں لگاتے۔ اس لئے ان کے لئے موت کا دکھ برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ پیاروں کی موت کا دکھ انسانوں کی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیارا فرزند مبارک احمد جب اس دنیا سے رخصت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ”انسان جب کوئی مجاہدہ کرتا ہے تو وہ اپنا تصرف رکھتا ہے مگر جب خدا کی طرف سے کوئی امتحان آتا ہے تو اس میں انسان کے تصرف کا دخل نہیں ہوتا۔ انسان خدا کے امتحان میں بہت جلد ترقی کر لیتا ہے اور وہ مدارج حاصل کر لیتا ہے جو اپنی کوشش اور محنت سے کبھی حاصل نہیں کر سکتا........ اور فرمایا ہے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں ہوں گی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ غرض یہی طریق ہے کہ جس سے انسان خدا کو راضی کر سکتا ہے۔ نہیں تو اگر خدا کے ساتھ شریک بن جاوے اور اپنی مرضی کے مطابق اسے چلانا چاہے تو یہ ایک خطرناک راستہ ہوگا۔ جس کا انجام ہلاکت ہے۔ ہماری جماعت کو منتظر رہنا چاہئے کہ اگر کوئی ترقی کا ایسا موقع آجاوے تو اس کو خوشی سے قبول کیا جاوے“۔ (الحکم 24- ستمبر 1907ء)

حضرت بانی سلسلہ کا یہ مبارک ارشاد کیسے حیرت انگیز الفاظ پر مشتمل ہے کہ ”ہماری جماعت کو منتظر رہنا چاہئے کہ اگر کوئی ترقی کا ایسا موقع آجاوے تو اس کو خوشی سے قبول کیا جاوے“ یعنی اگر کسی کا کوئی پیارا یا عزیز فوت ہو جائے تو انسان فوری طور پر اس واقعے کو اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ بنا لے۔ اس وفات پر بے مثال صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے کیونکہ اس کے ذریعے سے روحانی درجات اور ایمان میں ایسی شاندار ترقیات حاصل ہوتی ہیں کہ جو اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور اس پہلو سے دیکھا جائے تو موت کا یہ وقت‘ دکھ اور تکلیف کا یہ لمحہ‘ ایک خوشی کا موقعہ بن جاتا ہے کہ اب یہ موقع حاصل ہوا ہے کہ اللہ کا پیار پا لیا جائے۔ صبر کا ایسا نمونہ دکھایا جائے کہ خدا راضی ہو جائے۔ روحانی ترقی حاصل ہو جائے۔ اور اس کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کا جو موقع اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے وہ ضائع نہ چلا جائے۔

اسی لئے وفات پر جزع فزع سے منع کیا گیا ہے کہ یہ صبر کے خلاف ہے۔ اگر مولا کریم کے ابتلاء اور امتحان پر صبر کا دامن چھوڑ دیا تو مولا کو راضی کرنے کا ایک نادر لمحہ ہاتھ سے پھسل جائے گا۔

ہماری یہ خوبصورت تعلیم موت کے حادثہ کو صبر سے برداشت کرنے کی تعلیم دیتی ہے اور جہاں کوئی دوسرا بے صبری سے آہ و زاری کرتا ہے وہاں پر ایک سچا احمدی صبر و ہمت کی تصویر بن کر مولا کی رضا پا لیتا ہے۔

گذشتہ روز جب ایڈیٹر صاحب الفضل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئیں تو محترم سیفی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد بار بار دوہرایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کے ہاتھ میں اس کا ٹکٹ ہے۔ ہم اس گھڑی سے لاعلم ہیں کہ یہ ٹکٹ کب ختم ہوگا۔ جب وہ لمحہ آجاتا ہے تو مسافر اس سٹیشن پر اتر جاتا ہے۔ ہر شخص کی بند مٹھی میں اس کا ٹکٹ پکڑا ہوا ہے۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے فرمایا کہ میری بیوی کا سٹیشن بھی آگیا۔ اور وہ اپنی منزل پا کر اس سٹیشن پر اتر گئیں۔ ہم میں سے جس جس کا وقت آتا جائے گا۔ وہ اپنی منزل پر اتر جائے گا۔

وفات کے دکھ کو ایسے صبر اور حوصلے سے برداشت کرنا بھی احمدیوں ہی کا شیوہ ہے۔ اور یہ اسی پاک تعلیم کی بدولت ہے جو ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات سے نصیب ہوئی ہے۔

تو ہے تسکینِ دل کا شیدائی
آہ و زاری کی کر پذیرائی
رات بھیگی ہے بھیگ جانے دو
مجھ کو تو صبح کی نوید آئی
یاس کا مجھ سے کوئی کام نہیں
ہے میسّر مجھے شکیبائی

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا مبارک بیگ- ریٹائرڈ سارجنٹ پاکستان ائرفورس

ایک احمدی فوجی کی باتیں

پاکستان بننے کے بعد جب کشمیر کے مہاراجہ نے کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا۔ تو وہاں کے مسلمان بہت سیخ پا ہوئے۔ کیونکہ کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی نوے فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ نادرن ایریا میں تو سو فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے اس لئے انہوں نے مہاراجہ کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ اور مہاراجہ کی فوجوں کو وہاں آنے ہی نہیں دیا۔ اور وہاں پر اپنی حکومت بنا لی۔ اور پھر بعد میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کردیا۔

دوسری طرف اوڑی محاذ پر بھی جنگ شروع ہو گئی۔ انڈین ایر فورس کے جہازوں نے یہاں بمباری کی۔ چکوٹھی کے ارد گرد مین روڈ پر اور کوہالہ پل پر بم گرائے اور راکٹ برسائے۔ کچھ بم اور راکٹ ہماری گن پوسٹوں کے قریب اور نومین لینڈ میں بھی گرے۔ اور پھٹے نہیں۔

یہ ان پھٹے بم اور راکٹ ہمارے فوجی جوانوں کے لئے رکاوٹ اور خوف کا باعث بنے ہوئے تھے۔ نومین لینڈ میں وہ رات کے وقت گشت پر جاتے ہوئے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اس لئے محاذ کے کمانڈر نے ایر ہیڈ کوارٹر کو درخواست کی ان بموں اور راکٹوں کو ناکارہ یا تباہ کر دیا جاوے۔ کیونکہ اس وقت ایر فورس کا آرمورمی پر یہ کام کرتا تھا۔ چنانچہ اس کام کے لئے میری ڈیوٹی لگائی گئی۔

میں ان دنوں پشاور اسٹیشن پر متعین تھا۔ میں نے ڈسپوزل کا سامان گاڑی پر لادا۔ اور صبح پشاور سے روانہ ہو کر شام کو مظفر آباد پہنچ کر وہاں کے ایریا کمانڈر کو رپورٹ کی۔ اس نے بتایا کہ ہماری گاڑی وہاں سے آگے نہیں جاسکتی۔ اور نہ ہی ہم لوگ دن کے وقت سفر کرسکتے ہیں۔ انہوں نے ایک فوجی جیپ مہیا کی۔ جس پر ہم نے سامان بھی لادا۔ اور خود بھی بیٹھ کر بغیر بتیاں جلائے چاند کی روشنی میں نہایت ہی دشوار گزار اور خطرناک راستے کو آہستہ آہستہ عبور کرتے ہوئے صبح کے قریب چکوٹھی پہنچ گئے۔ وہاں محاذ کے کمانڈر کو ملے۔ اور اپنے مدعا سے اسے آگاہ کیا۔ اس نے بتایا کہ ہم لوگ گاڑی پر آگے نہیں جا سکتے۔ یہ سامان مزدوروں کی پیٹھ پر اٹھوا کر وقفے وقفے سے ایک ایک دو دو کر کے دشمنوں کی نظر سے بچ کر اس سامنے والی پہاڑی کو عبور کر کے اس کے پیچھے والی گھاٹی میں پہنچ جائیں۔ راستے میں ہماری چند ایک گن پوسٹیں بھی ہیں۔ ان سے بھی راہنمائی حاصل کرلیں۔ چنانچہ ہم نے ایسے ہی کیا۔ اور مزدوروں کو کہا وہ ایک ایک کر کے پہاڑی کے دامن میں سڑک کے کنارے جو گن پوسٹ ہے وہاں پہنچ جائیں۔ دوسری طرف سامنے والی پہاڑی پر دشمن مورچہ زن ہے۔ اس کو پتہ نہ لگے اور یہ محسوس نہ کرے کہ کوئی کمک وغیرہ پہنچائی جارہی ہے۔ مزدوروں کو روانہ کر کے تھوڑی دیر بعد ان کے پیچھے روانہ ہو کر ہوائی حملوں اور دشمن کی نظروں سے بچتے ہوئے ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ لیکن دشمن کی ایک پیٹرولنگ پارٹی نے ہمیں دیکھ لیا۔ اور مشین گنوں سے ہم پر فائر شروع کر دیا۔ اس وقت تک ہم لوگ پہاڑی کی اوٹ میں جاچکے تھے۔ اس لئے محفوظ رہے۔

تھوڑی دیر بعد مارٹر گن فائر ہونے کی آواز آئی۔ تو گن پوسٹ کے جوان دوڑ کر پہاڑی کی اوٹ میں بنائی گئی خندق میں چلے گئے اور ہمیں بھی کہا کہ جلد ادھر آجائیں۔ اتنے میں ایک گولہ ہمارے بالکل قریب گرا۔ لیکن پھٹا نہیں۔ اور زمین کے اندر دھنس گیا۔ ہم بھی دوڑ کر خندق میں جاچکے تھے۔ اس کے بعد وہاں کئی گولے گرے۔ کچھ پھٹے اور کچھ نہیں پھٹے۔ کچھ دیر بعد دشمن کی فائرنگ بند ہو گئی۔ شکر ہے کہ ہم محفوظ رہے۔ اس کے بعد ہماری گنوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ تو گن پوسٹ کے انچارج حوالدار نے کہا اب آپ لوگ بچتے ہوئے آگے چلے جائیں۔ کیونکہ اب وہ فائر نہیں کریں گے۔ چنانچہ ہم لوگ بمعہ سامان ایک ایک کر کے آگے روانہ ہوئے۔ پہاڑی کے دامن سے ذرا اوپر سڑک تھی۔ جس کے ایک طرف پہاڑی تھی اور دوسری طرف گھاٹی تھی۔ گھاٹی والی سائیڈ پر پتھروں کی دیوار بنی ہوئی تھی۔ ہم لوگ اس دیوار کے ساتھ ساتھ جھک کر اور رینگ رینگ کر جا رہے تھے۔ کہ دشمن نے پھر ہمیں دیکھ لیا۔ اور ہم پر مشین گنوں کی فائرنگ شروع کر دی۔ کچھ گولیاں اس دیوار پر لگیں۔ اور کچھ گولیاں سامنے پہاڑی پر ہمارے سروں کے اوپر سے گزر کر لگتی رہیں۔ پھر فائرنگ بند ہو گئی۔ اور ہم لوگ رینگتے رینگتے نیچے نالے میں پہنچ کر دشمن سے اوجھل ہو گئے۔ اور یہاں نالے کے اس طرف نومین لینڈ شروع ہو جاتی ہے اس جگہ کافی دور تک ادھر ادھر گھوم پھر کر جہاں کہیں بم اور راکٹ ملے۔ ان کو ڈیمالش کر کے واپس لوٹے۔ اور چکوٹھی ہیڈ کوارٹر کے قریب گن پوسٹوں کے قریب اور سڑک کے قریب اور ارد گرد کے ان پھٹے بم اور راکٹ وہاں ہی ڈیمالش کئے۔ ایک جگہ ایک ساٹھ پاؤنڈ کا راکٹ گن پوسٹ کے بالکل قریب پڑا تھا۔ جس کو وہاں ہی تباہ کرنا خطرناک تھا۔ اور اس کو ایسی حالت میں چھیڑنا یا اٹھانا بھی خطرناک تھا۔ لیکن اس کے سوا چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں نے بہت ہی خطرہ مول لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کو اٹھالیا۔ اور پھر اپنے ہاتھوں پر ڈال کر دور نیچے جاکر دریا میں گرادیا۔

اب کافی رات ہو چکی تھی۔ اور ایک کھیت میں سڑک کے کنارے ایک ہزار پونڈ وزنی بم گرا ہوا تھا اس کو بھی تباہ کرنا تھا۔ میں نے چاند کی روشنی میں ہی اس بم پر گن پاؤڈر یعنی بارودی پیڈ رکھا۔ پھر بہت ہی احتیاط سے بم پر رکھے بارودی پیڈ کے سوراخ میں ڈیٹونیٹر رکھا۔ اس ڈیٹونیٹر کی تاروں کو پہلے سے بجلی کی تاروں کے ساتھ جوڑا ہوا تھا۔ پھر ان تاروں کو زمین پر بچھاتا ہوا دور کسی محفوظ جگہ تک لے گیا۔ اور پھر گاڑی جو کہ دور سڑک پر کھڑی تھی اس میں جنریٹر کو اٹھا کر وہاں لایا۔ اور ان تاروں کو جنریٹر میں لگایا۔ اب ڈیمالش کرنے کا طریقہ کار مکمل ہو چکا تھا۔ چنانچہ جنریٹر کے ہینڈل کو دبایا گیا۔ جس میں بجلی پیدا ہوئی۔ اور یہ بجلی کی رو تاروں کے ذریعہ ڈیٹونیٹر میں پہنچی۔ ڈیٹونیٹر پھٹا۔ اور بارودی پیڈ کو آگ لگی۔ جس نے بم کو ایک زوردار دھماکے کے ساتھ تباہ کردیا۔ بم کے ٹکڑے دور دور تک جاکر گرے۔ اس وقت رات کے بارہ بجنے والے تھے۔ اور ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اس لئے اس دھماکے کی آواز بہت دور دور تک سنی گئی۔ اور اس کی گونج تو کافی دیر تک پہاڑوں میں سنائی دیتی رہی۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص مدد سے ہمارا مشن مکمل ہو چکا تھا۔ ہم نے اپنا تمام سامان وغیرہ سمیٹا۔ اور چکوٹھی ہیڈ کوارٹر واپس آ گئے۔ رات اور دن کا کچھ حصہ وہاں گزارا۔ محافظ کے کمانڈر کو رپورٹ دی کہ اب آپ کی تمام گن پوسٹیں اور "نومین لینڈ" تمام گرائے گئے بم اور راکٹوں سے محفوظ ہیں۔ آپ کے سپاہی بے خوف و خطر ادھر ادھر آجا سکتے ہیں۔ اس نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ اور ہمیں واپس جانے کی اجازت دے دی۔

اب میں ڈیمالیش کے مشن سے ہٹ کر اس محاذ اور دیگر محاذوں کے بارہ میں چند ایک باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو کہ بہت ہی ایمان افروز ہیں۔

چکوٹھی محاذ پر اپنے فوجی جوانوں کا حوصلہ بہت بلند دیکھا۔ گو کہ رہائشی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ جوانوں نے پہاڑوں میں غاریں سی بنائی ہوئی تھیں جن میں تین چار جوان رہتے تھے۔ درمیان میں جگہ صاف کر کے بیٹھنے اور اسی جگہ رات کو بستر بچھا کر سونے کی جگہ بنائی ہوئی تھی۔ سامنے گزرنے کے لئے تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر گھاس پھوس کی ایک دیوار سی بنا کر غار کو چھپایا ہوا تھا۔ ہم نے بھی رات اور دن کا کچھ حصہ ان کے ساتھ گزارا۔ ان کو خوش و خرم اور جہاد کے جذبہ سے سرشار پایا۔ ہندوستانی ایر فورس کے جہاز اکثر چکر لگاتے اور بمباری وغیرہ کرتے رہتے تھے۔ جس کی انہیں بالکل پرواہ نہ ہوتی تھی۔ بلکہ یہ اپنی رائفلوں اور چھوٹی مشین گنوں سے ان پر فائرنگ کرتے۔ اور اس طرح ایک دو جہاز گرائے بھی تھے۔

چکوٹھی جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر کوہالہ پل بھی دیکھا۔ جس پر بے حساب راکٹ اور بم گرائے گئے تھے۔ لیکن سوائے ایک بم یا راکٹ کے باقی دریا میں ہی گرتے رہے۔ جو پل پر گرا اس نے بھی پل کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ صرف اپنے قطر کے برابر سوراخ کر کے دریا میں چلا گیا۔

یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ کشمیر کی اور 65ء کی جنگ میں ہماری افواج کا مورال بہت اونچا تھا۔ بے مثال جذبہ جہاد تھا۔ اسی لئے غیب سے بھی مدد کے سامان پیدا ہوئے۔ آج بھی اسی مورال اور جذبے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین۔

حضرت امام جماعت الثانی نے 1943ء میں جوانوں اور خاص طور پر احمدی جوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کی۔ میں نے بھی حضرت صاحب کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایر فورس میں بھرتی ہونے کو ترجیح دی۔ اور انبالہ میں اپنی ٹریننگ مکمل ہونے پر نمبر 4 رائل انڈین ایر فورس کے سکواڈرن میں جو کہ ان دنوں برما کے محاذ پر مصروف جنگ تھا۔ میں پوسٹ کر دیا گیا۔

کچھ عرصہ بعد 1945ء میں جنگ بند ہو گئی۔ 1946ء میں ہمارے سکواڈرن کو آکو پیشن فورسز کے ہمراہ جاپان جانے کا حکم ملا۔ تو بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر کولمبو سنگاپور اور ہانگ کانگ ٹھہرتے ہوئے جاپان کی بندر گاہ کورے پہنچے۔

راستے میں سنگاپور اور ہانگ کانگ کی وکٹری پریڈ میں بھی حصہ لیا۔ اور پاکستان بننے پر واپس اپنے وطن پہنچ گیا۔ جاپان میں ہیروشیما کی ایٹم بم کے ذریعہ جو تباہی ہوئی۔ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔

1965ء کی جنگ میں چکلالہ سے بھرپور خدمت کا موقعہ ملا۔ 8۔ ستمبر کو مشہور ہو گیا کہ ہوائی اڈہ کے ارد گرد رات کو پیراشوٹ کے ذریعہ گوریلے اتارے گئے ہیں۔ تو مجھے حکم ملا کہ فوراً تمام افراد کو ہتھیار دے دیں۔ چنانچہ اسی وقت موجود ہتھیار تقسیم کردیئے گئے۔ اور جو کمی رہ گئی وہ راتوں رات ڈیپو سے وصول کر کے سو فیصدی ایر مینوں کو ہتھیاروں سے لیس کردیا گیا۔ اور تمام افسروں کو بھی پسٹل اور ریوالور دے دیئے گئے۔

پھر کچھ عرصہ بعد رن کچھ کے محاذ پر بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ اور وہاں پر فٹ کی گئی اینٹی ایر کرافٹ مشین گنوں کی دیکھ بھال کرتا رہا۔

تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ممنونِ احسان

ایسا تو غالباً کوئی شخص بھی نہیں ہو گا جو کسی نہ کسی کا ممنون احسان نہ ہو اور جب ہم پر کوئی شخص احسان کرتا ہے یا جب ہم کسی کی بات کو اپنے اوپر احسان سمجھتے ہیں تو اس کا اصل بدلہ تو یہ ہے کہ ہم بھی کوشش کریں کہ اس پر احسان کیا جائے۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ کوئی ایسے حالات پیش ہی نہ آئیں کہ ہم بھی اس پر احسان کرسکیں۔ اس صورت میں جس شخص نے ہم پر احسان کیا ہے اس کے لئے دعا کی جائے۔ اور دعا کو پھیلانے کے لئے اس کے احسان کا الفضل کے ذریعے قارئین سے تذکرہ کیا جائے اور تذکرہ اس لئے کیا جائے کہ اس شخص کے لئے وہ بھی دعا کریں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

تخم تاثیر صحبت را اثر

"سبیل الرشاد" جلد اول صفحہ 62 میں حضرت امام جماعت الثانی (دلی دعائیں آپ کے ساتھ) ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ "ایک احمدی تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ قادیان سے ایک دوست انکے پاس گئے تو انکو معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔ انہوں نے نصیحت کی کہ یہ ٹھیک نہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے تو اپنا یہ اصول بنا رکھا ہے کہ جب ایک غلطی کرے تو اسے اسکی غلطی کی وجہ سے مارتا ہوں اور دوسری کو ساتھ اس لئے مارتا ہوں کہ وہ اسپر ہنسے نہیں۔ جو دوست قادیان سے گئے تھے۔ انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ (دین حق) کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ حضرت بانی سلسلہ بھی اسے سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ اس نے سنکر کہا۔ اچھا پھر تو بہت بڑی غلطی ہوئی اب کیا کروں؟ کیا معافی مانگوں؟ انہوں نے کہا ہاں معافی مانگ لو وہ گھر پہنچے اور بیویوں کو بلا کر کہا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوتی رہی ہے جو میں تم کو مارتا رہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گناہ ہے اور حضرت صاحب اس پر بہت ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے معافی دے دو۔ وہ دل میں خوش ہوئیں کہ آج ہمارے حقوق قائم ہونے لگے ہیں۔ بگڑ کر کہنے لگیں کہ تم مارا ہی کیوں کرتے ہو۔ اس نے کہا بس غلطی ہو گئی۔ اب معاف کردو۔ وہ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو معاف نہیں کریں گی۔ اس پر اس نے کہا کہ سیدھی طرح معافی دیتی ہو یا "لاہواں چھل" یعنی کھال ادھیڑوں۔ وہ سمجھ گئیں کہ بس اب یہ بگڑ گئے ہیں۔ جھٹ سے کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو یونہی کہہ رہی تھیں۔ آپ کی مار تو ہمارے لیے پھولوں کی طرح ہے۔"

یہ ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک مثال ہے۔ معاشرتی رویوں کے پس پردہ جبلت' موروثی اثرات اور ماحول کا اثر جیسے محرکات کام کرتے ہیں۔ جبلت کسی خاص سمت میں عمل کرنے کا ایک فطرتی حیاتیاتی احساس اور دباؤ ہے۔ جس کے ساتھ ایک خاص جذباتی کیفیت ہوتی ہے۔ جبلی خواہش کی تکمیل آسودگی اور لذت کا موجب بنتی ہے۔ انسانی جبلتوں کی اعلیٰ رنگ میں عملی تربیت کی جائے تو وہ شخصیت کو بنانے اور سنوارنے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ورنہ یہ حیوانی جبلتوں کے روپ میں بھیانک چہرہ دکھاتی ہیں۔ کیا جبلت کی اصلاح ممکن ہے؟ کیوں نہیں۔ نفس امارہ کی اصلاح و تربیت جبلتوں کی ہی اصلاح ہے۔ پھر "مقام عبودیت" کا حصول ماحول اور جبلتوں کی درستی پر منحصر ہے۔

تخم تاثیر میں بھی کلام نہیں۔ انسانی شخصیت کے معاشرتی' نفسیاتی اور اخلاقی رویوں پر خاندانی اثرات کسی نہ کسی رنگ اور تناسب میں اثرانداز ہوتے رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اقوام اسی پس منظر میں جانوروں کا حسب نسب یاد رکھتی ہیں۔

تخم تاثیر کی بحث میں ایک واقعہ کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ جب یہ بحث اٹھی تو مراثی قوم کا ایک لڑکا لایا گیا۔ اسے کچھ وقت بھوکا رکھا گیا۔ پھر اسے کہا گیا کہ فلاں جگہ روٹی پڑی ہے۔ لاؤ اور کھاؤ اس جگہ دانستاً ایک جوتی رکھی گئی تھی۔ وہ گیا اس نے روٹی کی جگہ جوتی دیکھی۔ وہ جوتی اٹھا لایا اور رونی صورت بنا کر کہنے لگا۔ "اپنے واسطے دو اور میرے لئے ایک"۔ مزاح کی حس اس سے نہ گئی۔

رہا صحبت کا اثر۔ تو اس میں انکار کی گنجائش ہی کہاں۔ روایات میں اسکی بہت ہی عمدہ مثال بیان ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص جو لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھا ہے۔ اگر اس کے کپڑے نہ جلے تو کم از کم وہ شخص آگ کی تپش اور حدت سے ضرور حصہ پائے گا۔ اسی طرح وہ شخص جو ایک عطر فروش کے پاس براجمان ہے۔ اگر وہ عطر خریدے گا نہیں تو اسکی خوشبو سے ضرور لطف اندوز ہو گا۔

ماحول کے اثرات بھی ہمارے رویوں' سوچوں اور افعال پر مثبت یا منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ والدین کا باہمی رویہ بچوں کی معاشرتی' جسمانی اور اخلاقی و نفسیاتی نشوونما پر اثرانداز ہوتا ہے۔ جو بچے والدین کی باہمی خلش اور اندازِ تو و تم کو دیکھتے ہیں۔ وہ ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انکی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔

تاثیر صحبت دراصل ماحولیاتی اثر کا دوسرا نام ہے۔ اس میں گھریلو فضا' بیرونی ماحول' شعبہ زندگی یعنی کام کی نوعیت تمام عوامل شامل ہیں۔ جس شعبہ زندگی سے وابستہ ہے۔ چونکہ اس کی تربیت میں وہ شعبہ پختہ ہوتا ہے۔ وہ ذہن کا حصہ بن جاتا ہے۔ اسی سانچے میں وہ گھر کے ماحول کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ عوامل اور ماحول یکساں نہیں ہوتا۔ ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس طرح سے کشمکش کا سلسلہ گھر میں جاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً فوجی ایک خاص ماحول میں تربیت یافتہ ہے اسکی سوچ ڈسپلن' آرڈر اور اطاعت کے گرد گھومتی ہے۔ ایک پولیس مین جس ماحول میں شب و روز بسر کرتا ہے۔ آواز میں وہی کرختگی گھر میں پیدا کرتا ہے۔ ایک سول ملازم بھی اپنے پیشہ کے مطابق شعوری یا لاشعوری طور پر اپنی عادات و افعال کا اظہار کرتا ہے۔ جو وہ ماحول رکھتا ہے۔ انسانی شامت اعمال بھی کردار انسانی کو متاثر کرتے ہیں۔ اور ماحول کی وہ فضا بن جاتی ہے۔ جس میں گھٹن' تلخی' ناراضگی اور جلن کا دھواں اٹھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ تخم تاثیر صحبت را اثر میں کوئی کم اور کوئی زیادہ انسانی زندگی میں سرایت عمل کرتا ہے۔ اب آیئے 19 اگست 97ء کے اداریہ الفضل میں پوچھے گئے سوال کی طرف تو موصوف کی گفتگو کا تجزیاتی پہلو یہ ہے کہ موصوف "لاہواں چھل" کی جبلت سے باہر نہیں نکلے۔ انانیت کا بت قائم ہے۔ یا عزت نفس کا عجب مضمون ذہن میں رکھتے ہیں۔ شخصیت میں ایک خلا ہے۔ اور یہ خلا انکا خود پیدا کردہ ہے۔ اس خلا کی تلخیوں کے کڑوے گھونٹ خود بھی پی رہے ہیں اور دوسروں کی زندگیوں کو بھی اجیرن بنا رہے ہیں۔ عفو و درگزر' حلم و بردباری اور چشم پوشی ہی آب سرد کے وہ چھینٹے ہیں جو اس آتش زرد کو ٹھنڈا کر سکتے اور بجھا سکتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کے اس پر معارف جملہ پر دعوت فکر دیتا ہوں۔

"جب عورت کی عزت نہ کی جائے تو اولاد کے دل میں خساست پیدا ہوتی ہے۔"

(سبیل الرشاد صفحہ 62)

یہ امر مشکل نہیں کیونکہ

بر کریماں کارہا دشوار نیست

طب و صحت

ہلدی اور ادرک پر نئی تحقیق

مغربی تہذیب نے جنسی بے راہ روی کو اختیار کر کے اخلاقیات کو تو جس قدر نقصان پہنچایا ہے اس کے ہولناک نتائج تو ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی سائنسی ترقی میں بھی بہت ساری ایسی چیزیں شامل ہیں جن کی پہلے تو بے حد تعریف کی گئی لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد جب ان کے دیگر نقصانات سامنے آنے لگے تو وہی سائنس دان اب ان کے خلاف بیان دینے لگے ہیں۔ ان میں دو مثالیں اظہر من الشمس ہیں اول اینٹی بائیوٹیکس دواؤں کی جن کا اثر اب رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور سائنس دان حیران ہیں کہ اب اس کا مداوا کس طرح کیا جائے۔ اسی طرح مغربی سائنس دانوں نے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار دوائیں ایجاد کر کے اپنے لئے بڑا کریڈٹ حاصل کیا لیکن اب یہ دونوں چیزوں کے نقصانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مصنوعی کھادوں نے زمین جو کہ کسان کا اصل زر ہوتا ہے اس کو تباہ کرنا شروع کر دیا اور کیمیائی زہریں نہ صرف نقصان دہ کیڑوں میں رفتہ رفتہ بے اثر ہو رہی ہیں بلکہ زمین میں شامل ہو کر ماحولیات کو بھی خراب کر رہی ہیں ساس لئے اب نئی نسل کے سائنس دانوں نے اپنی نئی ایجادات کو ترک کرنے کا مشورہ دینا شروع کر دیا ہے اور دوبارہ کیمیائی کی بجائے نباتاتی اور طبعی چیزوں پر ریسرچ شروع کر دی ہے۔ پہلے خبر ملی تھی کہ کیڑے مار دواؤں کے لئے نیم پر ریسرچ کی گئی تو پتہ چلا کہ پاکستان اور بھارت میں پیدا ہونے والا یہ درخت بڑی شفا رکھتا ہے۔ اور اب اس کے جنگل اگائے جا رہے ہیں تاکہ اس سے کیڑے مار دوائیں بنائی جائیں جو کہ نہ صرف فصلوں کے لئے مفید ثابت ہوں گی بلکہ ماحولیات اور زمینوں کو بھی خراب نہیں کریں گی اسی طرح ہلدی پر ریسرچ شروع کی گئی۔ سائنس دانوں نے اس پودے پر ریسرچ کر کے بتایا کہ ہلدی کا رنگ ایک کیمیائی مرکب سے بنتا ہے جسے انگریزی میں کرکیومن کہتے ہیں۔ روشنی اور آکسیجن کی موجودگی میں یہ کرکیومن جراثیم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہلدی میں موجود کرکیومن چوہوں میں جلد اور معدے کے بعض اقسام کے کینسر کے پھوڑوں کو مزید بڑھنے سے روکتا ہے۔ کرکیومن جو ہلدی میں پایا جاتا ہے یہ وٹامن سی اور وٹامن ای کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیزی سے فری ریڈیکلز کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ غرضیکہ یہ مرکب نہ صرف جراثیم کو ہلاک کرنے کیا طاقت رکھتا ہے بلکہ مہلک کینسر کی افزائش سے تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔

اس کے بعد ادرک پر ریسرچ کی گئی تو پتہ چلا کہ ادرک میں کئی مفید کیمیکلز ہوتے ہیں ان میں سے ایک کریوکول ہے جو ایک خاص قسم کی پھپھوندی کا قلع قمع کرتا ہے اس کے علاوہ اس میں ایک دوسرا کیمیائی مادہ میرسین ہے جو جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔ ریسرچ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ادرک کے کھانے سے دل کے دورے اور فالج کے حملے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے پیاز کے متعلق تو پہلے بھی حکماء کو علم تھا کہ یہ امراض قلب کے سلسلہ میں مفید ہے۔ اور اس سے امراض قلب کی روک تھام کا کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ادرک اور امراض قلب کا تعلق کا علم نہیں تھا۔ اب ریسرچ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ مین ادرک پیاز سے بھی زیادہ کارگر ہے۔ 1990ء میں برطانوی سائنس دانوں نے یہ ثابت کیا تھا کہ سرجری کے دوران متلی یا پیٹ میں اس قسم کی تکلیف ہوتی ہے جسے ادرک سے بخوبی روکا جا سکتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک نے جہاں مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اپنے کلچر اور ورثے کو فروتر سمجھا ہے اور نقصان اٹھا رہے ہیں وہاں اپنی آسانی سے حاصل ہونے والی چیزوں اور دواؤں سے فائدہ حاصل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم اس بات پر نظر ثانی کریں اور جہاں تک ہو سکے اپنی بھولی ہوئی مفید باتوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔

○○○

کیڑے مار دوائیوں کا استعمال

کینیڈا میں ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ کیڑے مار دواؤں میں کیمیائی مواد کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ ان کے استعمال سے زمین کو گہرائی تک نقصان پہنچتا ہے۔

کینیڈا میں اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے مندوبین نے ترقی یافتہ ملکوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ 2005ء تک کیمیائی مواد کا استعمال بند کر دیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں بھی 2015ء تک کیڑے مار دوائیوں میں کیمیائی مواد کا استعمال بند کیا جانا چاہئے۔ تاکہ زمین کو اس مواد کے تباہ کن اثرات سے محفوظ کیا جا سکے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حامد کریم محمود- پولینڈ

افغانستان

محل وقوع جمہوریہ پبلک افغانستان شمال مغربی ایشیا میں واقع ہے۔ مغرب کی طرف اس کا بارڈر ایران کے ساتھ جنوب میں رشین آزاد ریاستوں ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان سے لگتا ہے اور شمال اور مشرق میں پاکستان سے۔ جنوب مشرق میں ایک باریک لمبی پٹی افغانستان کو چین سے بھی ملاتی ہے۔ افغانستان کا کل رقبہ اندازاً 647500 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے بارڈر کا کل رقبہ 5510 کلومیٹر ہے۔ افغانستان کا اکثر علاقہ پہاڑی ہے سوائے اس کے جنوب مغربی اور شمال مغربی علاقہ زرخیز زرعی ہے۔

افغانستان میں کوہ ہندوکش پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس کے مغرب میں شمال خراسان سلسلہ کوہ اور مشرق میں پامیر کے پہاڑ ہیں۔

افغانستان میں بلند ترین چوٹی کا نام کوہ بابا KUHBABA ہے جس کی اونچائی 5143 میٹر ہے۔ مشرق میں کوہ سلیمان واقع ہے۔ کوہ سلیمان میں ایک بہت مشہور درہ خیبر ہے جو پاکستان اور افغانستان کو آپس میں ملاتا ہے۔

موسم سردیوں میں کافی سردی اور گرمیوں میں گرمی پڑتی ہے۔ کابل جو افغانستان کا دارالحکومت ہے میں بہار میں ٹمپریچر سات ڈگری تک ہوتا ہے اور گرمیوں میں 24 تک، خزاں میں 14 سینٹی گریڈ اور سردیوں میں 5 سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔

جلال آباد کے علاقے میں بارش کی شرح سب سے زیادہ ہے جو افغانستان کے مشرقی علاقہ میں ہے اور دوسرے علاقوں میں بارش کم ہوتی ہے۔ افغانستان میں عام طور پر دریا کوہ ہندوکش سے مغرب کی جانب بہتے ہیں۔ سب سے لمبا دریا Amu Darya یا Jayhoon ہے جس کی لمبائی 2600 کلومیٹر ہے اور جو روس میں ایک جھیل Aral Lake میں گرتا ہے۔ دوسرے بڑے دریا Helmand جس کی لمبائی 1400 کلومیٹر ہے اور جنوب میں بہتا ہوا ایران میں Hamun Lake میں جاگرتا ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے دریا Marghab اور Hari Rud ہیں۔ Hari Rud دریا جس کی لمبائی 1250 کلومیٹر ہے ھرات شہر میں سے گزرتا ہے اور آخرکار ایران کے بارڈر کے ساتھ بہتا ہوا ترکستان میں ایک نئے نام Tajan دریا کے نام سے بہتا ہے۔

سیاسی حالات ابتدا میں افغانستان کے زرخیز علاقوں میں لوگ آباد تھے اور تمام پہاڑی علاقے آبادی سے خالی تھے۔ ماضی بعید میں افغانستان کے موجودہ زرخیز علاقے میں Aryans لوگ آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔ اس کے بہت عرصہ بعد دوسرے قبائل بھی یہاں آکر آباد ہونے لگے اور وہ Aryans کے ساتھ رہنے لگے۔ بہرحال آج کل افغانی اپنے آپ کو Arayans کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ جس طرح ایران اور چین میں بہت بڑی بڑی بادشاہتیں ہوئی ہیں اس کے مقابل پر افغانستان میں کوئی قابل قدر بادشاہ نہیں گزرا۔ صرف قابل ذکر طاقت ور "غزنوی" حکومت ہوئی ہے جو ایران کے مشرق پر حکومت کرتے تھے۔

6ویں صدی کے آخر پر ایران کے بادشاہ Hakhaman Eshtans نے افغانستان کو فتح کیا اور آٹھویں صدی میں اسکندر اعظم نے اس کو فتح کیا۔ اس کے بعد Selencids اور Sasanian Ashkanians نے افغانستان پر حکومت کی چینیوں نے بھی افغانستان پر قبضہ کئے رکھا ہجرت کے بعد پہلی صدی میں مسلمانوں نے اس پر حکومت شروع کی اور چوتھی صدی ہجری میں غزنوی بادشاہت نے حکومت شروع کی اور انہوں نے ہی اس ملک کا نام افغانستان رکھا۔ ان کے بعد مغلیہ بادشاہوں اور امیر تیمور نے افغانستان پر حملہ کیا۔ چند سال تک اس ملک پر صفوین (Safavians) کا بھی قبضہ رہا۔ اس وقت میں شاہ سلطان حسین صفوی جو ایران کا بادشاہ تھا نے Garaviss کے ہاتھوں شکست کھائی۔ Garaviss ایک افغانی تھا جو صفوی بادشاہت کے مقابل پر غالب آیا۔ بعد ازاں محمود اور اشرف جو افغانی تھے نے ایران کے کچھ حصہ پر قبضہ کرلیا اور افغانستان کو دوبارہ ایران کے تحت Shah Afshar نے کرلیا۔

انیسویں صدی میں افغانستان کے بعض حصوں پر انگریزوں نے قبضہ کرلیا جس پر افغانیوں نے انگریز کے خلاف بغاوت کی لیکن وہ زیادہ کامیاب نہ ہوئے جس پر انگریز نے حکومت دوست محمد کو سونپ دی اور اس کی مدد کرنا شروع کی (اپنے مفاد کی خاطر) اس کے بعد دوست محمد کا بیٹا شیر علی خان حکومت پر قابض ہوگیا لیکن وہ انگریز کی اطاعت نہیں کرتا تھا اور اس کی انگریز کے ساتھ چپقلش شروع ہوگئی جس پر اس کو ہٹا دیا گیا۔ اس کے بعد امان اللہ خان جس کو حکومت ملی نے چند اصلاحات ملک میں کرنا شروع کیں لیکن 1929ء میں انگریز نے اس کی بھی چھٹی کرادی اس کے بعد انگریز کی مدد سے محمد نادر خان کو حکومت ملی لیکن 1933 میں محمد نادر خان کو قتل کردیا گیا اور اس کا بیٹا محمد ظاہر خان حکومت پر قابض ہوا۔ اس نے 41 سال تک افغانستان پر حکومت کی اور 1973ء میں محمد داؤد خان جو محمد ظاہر خان کا داماد تھا اور اس کا وزیراعظم بھی تھا اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور ملک کو "جمہوریہ ری پبلک افغانستان" کا نام دیا۔ جس کا مطلب تھا کہ حکومت کی باگ ڈور لندن سے روس کی طرف منتقل ہوگئی۔

1978ء میں محمد داؤد خان کو نور محمد ترکئی نے حکومت سے الگ کردیا اور خود قابض ہوگیا اور 1979ء میں نور محمد ترکئی کو امین اللہ حفیظ نے حکومت سے الگ کردیا اور کچھ عرصہ بعد امین اللہ حفیظ کی جگہ بابرک کارمل نے حکومت پر قبضہ کرلیا۔ بابرک کارمل کو روسی بغاوت کی پشت پناہی حاصل تھی اور بابرک کارمل کے دور حکومت میں روس نے افغانستان پر چڑھائی کردی۔ ان حالات کی وجہ سے عوام اور گورنمنٹ کے درمیان لڑائی کا آغاز ہوگیا اور اس میں مزید اضافہ مغربی اقوام کی طرف سے گوریلہ پارٹیوں کو اسلحہ کی فراہمی کی وجہ سے ہوا۔ 1990 میں جب جنرل نجیب برسراقتدار تھا تو روسی فوجیں واپس چلی گئیں کچھ عرصہ جنرل نجیب کی حکومت رہی پھر افغان مجاہدین کے پروفیسر ربانی صدر بنے ان کو طالبان نے نکال باہر کیا۔ 1990ء سے خانہ جنگی جاری ہے۔

افغانستان کی آبادی 20 ملین کے قریب ہے جس میں 50 فی صد پشتون ہیں، 25 فی صد تاجک، 9 فی صد ازبک، 9 فی صد ہزاری اور بقیہ ترکمانی اور چن ردیمکس کہلاتے ہیں۔ آبادی میں سے 45 فی صد کی عمر 15 سال کے نیچے ہے آبادی میں شرح پیدائش سالانہ 2ء6 فی صد ہے۔ آبادی کا 84 فی صد دیہاتوں میں اور 16 فی صد شہروں میں رہتا ہے۔ ملک کے 99 فی صد عوام مسلمان ہیں اور ان کی زبانیں پشتو، داری (جو فارسی زبان کی قسم ہے) ترکی، ازبک اور ترکمانی زبانوں کے علاوہ 30 مقامی زبانیں ہیں Local Dialects ان کی تحریر عربی طرز کی ہے۔ دارالحکومت کابل جس کی آبادی 1036407 ہے۔ مشہور دوسرے شہر قندھار جس کی آبادی 200000 (دو لاکھ) اور ھرات جس کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ 1946ء میں افغانستان UNO کا رکن بنا۔ علاوہ ازیں افغانستان بعض انٹرنیشنل تنظیموں جن میں UNESCO اور "اسلامی کانفرنس" وغیرہ شامل ہیں کا ممبر ہے۔

1977ء میں قانونی ڈھانچہ لکھا گیا اور 1978ء میں اس میں تبدیلی کی گئی اور آخر کار بغاوت کے نتیجہ میں اس کو بھی ختم کردیا گیا۔ بنیادی قوانین کا ڈھانچہ 1980ء میں ایک عبوری کونسل کے ذریعہ تیار کیا گیا۔ افغانستان کے 28 صوبے ہیں اور ہر صوبے کا ایک گورنر مقرر ہے۔

علاج معالجہ کی سہولتیں افغانستان میں 20ء5 فی صد بچے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے مرجاتے ہیں اور جو بچ جاتے ہیں وہ اوسطاً 37 سال کی عمر تک پہنچے ہیں۔ آبادی کا صرف 6 فی صد صاف ستھرے پانی کو حاصل کرتا ہے۔ ہسپتال میں 5800 مریضوں کے لئے ایک بیڈ ہے اور 16730 لوگوں کے لئے ایک ڈاکٹر مہیا ہے۔

تعلیمی سہولتیں ملک میں 30 فی صد بچے پرائمری سکول میں جاتے ہیں۔ مڈل اور ہائی سکول میں جانے والوں کی تعداد 10 فی صد اور 2 فی صد ہے۔ بالغوں کی تعلیم 20 فی صد ہے 285 بچوں کے لئے ایک سکول ٹیچر مقرر ہے۔

مالی حالات افغانستان میں 5۔8 ملین ہیکٹرز زرعی زمین کے ہیں۔ ملک میں 5 ملین کام کرنے والے ہیں جن میں سے 5۔3 ملین کام کرنے والے محکمہ زراعت اور جانوروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بنیادی طور پر ہونے والی فصلیں مکئی، رائی، چاول، کپاس، خشخاش، گنا اور پھل ہیں۔

جانوروں کا افغانستان کی مالی حالات پر بہت ضروری انحصار ہے۔ گوشت کی پیداوار سالانہ 170000 ٹن ہے جس میں 120000 ٹن بکرے، بھیڑ کا گوشت ہے اور 50000 ٹن گائے کا گوشت ہوتا ہے۔

زرعی زمین کا 650000 ھیکٹرز زیر کاشت ہے۔

افغانستان میں کافی قیمتی معدنیات بھی پائی جاتی ہیں جیسے قدرتی گیس، لوہا، پٹرول، ہیرے، چاندی، کاپر، کرومیٹ اور زنک۔ اس ملک میں انڈسٹری بہت کامیاب نہیں ہے۔ زیادہ تر کپڑے کی انڈسٹری چمڑے کی صنعت، کھانے پینے کی انڈسٹری سیمنٹ کی صنعت، چینی اور کارپیٹ (قالین بافی) کی صنعتیں ہیں۔

سالانہ ملک میں بجلی کی پیداوار 750 ملین KWH ہے۔ کرنسی کا نام افغانی ہے۔ ایکسپورٹ (برآمد) میں سب سے زیادہ گیس ہے جو 39 فی صد ہے۔ پھل اور خشک میوہ جات 32 فی صد ہیں۔ 3 فی صد کارپٹ۔ 15 فی صد قراقلی اور 5 فی صد دستکاری اور دوسری اشیاء شامل ہیں۔ یہ برآمدات سب سے زیادہ روس (22 فی صد) پاکستان 22 فی صد۔ ہندوستان 5 فی صد۔ جرمنی 15 فی صد اور انگلستان 11 فی صد۔

درآمدات میں چینی، ٹائر، کپڑے، چائے تمباکو، اور استعمال شدہ کپڑے شامل ہیں۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ کے سپیرپارٹس، گندم اور کیمیکل شامل ہیں۔ درآمدات میں سب سے زیادہ روس سے 28 فی صد جاپان سے 18 فی صد۔ جرمنی سے 6 فی صد۔ ہندوستان سے 6 فی صد اور سنگاپور سے 6 فی صد ہیں۔

افغانستان میں نظام ریلوے اور سمندری گودی کی سہولت نہیں ہیں۔ ملک میں 18752 کلومیٹر سڑکیں ہیں۔ جن میں سے 2812 کلومیٹر پکی ہیں۔ پکی سڑکوں کی تعمیر میں سب سے زیادہ مدد امریکہ نے کی ہے اور روس کے آنے سے قبل اس کا مقصد افغانستان کو پاکستان سے ملانا تھا۔ ملک کے باقی حصوں کو روس کے ساتھ ملانے کے لئے ان سڑکوں کی تعمیر میں روس نے حصہ لیا۔

افغانستان میں 36 ائرپورٹ زیر استعمال ہیں جن میں سے 6 ائرپورٹس کے لمبے Runway ہیں۔ قوم فضائی کمپنی کا نام Ariana Afghan Air Lines ہے۔ غیر ملکیوں میں زیادہ Air India اور Aero Flot کمپنیاں ہیں۔

مواصلاتی نظام سارے ملک میں 8 ریڈیو سٹیشن ہیں جو گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہیں 823000 ریڈیو ہیں اور 12500 TV ہیں۔ ملک میں 20831 ٹیلی فون ہیں اور بارہ روزنامہ (اخبارات) ہیں۔ جن کی کل اشاعت 78722 ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31265 میں ملک عبدالمومن ولد ملک عبدالرفیق صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عبدالمومن حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 عبدالمنان محمود حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 محمد محمود مودی حلقہ نارتھ کراچی۔

مسل نمبر31266 میں آسیہ قیوم زوجہ امین احمد تنویر مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر67 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے (2) طلائی زیورات وزنی آٹھ تولہ آٹھ ماشہ مالیتی پینتالیس ہزار ایک سو پچاس (3) چاندی کا سیٹ وزنی آٹھ تولہ آٹھ ماشہ مالیتی آٹھ سو چوبیس روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آسیہ قیوم کوارٹر نمبر67 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا حفیظ احمد وصیت نمبر21497 گواہ شد نمبر2 مسعود پاشا وصیت نمبر27858۔

مسل نمبر31267 میں محمد افضل بٹ ولد محمد حسین بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر 53 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر21/9 برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی دو لاکھ پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3048+500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد افضل بٹ کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد اسلم بٹ برادر موصی۔

مسل نمبر31268 میں امتہ السلام فردوس زوجہ محمد افضل بٹ صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ پانچ ہزار روپے اور زیورات طلائی چار تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار چار سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السلام کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد افضل بٹ مسل نمبر31267 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31269 میں محمد احسن بٹ ولد محمد افضل بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ساٹھ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسن بٹ کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد افضل بٹ والد موصی۔

مسل نمبر31270 میں روحی افشاں بٹ بنت محمد افضل بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روحی افشاں بٹ کوارٹر نمبر121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد افضل بٹ والد موصیہ۔

مسل نمبر31271 میں ساجد محمود بٹر ولد ظفراللہ خان بٹر ضلع شیخوپورہ قوم بٹر پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو شریف حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ساجد محمود بٹر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر16551 گواہ شد نمبر2 محمد یعقوب امجد وصیت نمبر25803۔

مسل نمبر31272 میں عرفان سیف ولد محمد حنیف سیف قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عرفان سیف ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر31273 میں طارق احمد طاہر ولد محمد یار صاحب قوم لنگاہ پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورحماں ضلع سرگودھا حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق احمد طاہر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر31274 میں سہیل مبارک احمد شرما ولد مبارک احمد شرما قوم شرما پیشہ تعلیم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکار پور سندھ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار سو روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سہیل مبارک احمد شرما ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 راجہ برہان احمد طالع وصیت نمبر29408 گواہ شد نمبر2 اشتیاق احمدی وصیت نمبر29464۔

مسل نمبر31275 میں وحید احمد رفیق ولد چوہدری محمد اصغر قمر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر9 صدر انجمن احمدیہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وحید احمد رفیق ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اصغر قمر والد موصی گواہ شد نمبر2 ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر16551۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز منور احمد ولد مکرم لیاقت علی صاحب انجم کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ بیمار ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ بچے کی عمر 11 سال ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار کے بعد اس کی کمر، بازو اور ٹانگوں کے اعصاب متاثر ہوئے ہیں۔

احباب سے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز محمد نفیس ابن مکرم محمد شریف صاحب محلہ دارالعلوم شرقی بوجہ بخار بیمار ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا فاروق بیگ صاحب عارف والا کی والدہ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ رضیہ سلطانہ بنت محمد شاکر رند بلوچ صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ عرصہ سے معدہ اور گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 29۔ اگست 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 29۔ اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ربوہ کے محلہ جات میں عربی زبان کی کلاسیں

○ مورخہ 97-8-4 کو دارالعلوم غربی حلقہ صادق میں عربی زبان سکھانے کے لئے واقفین نو بچوں کی ایک کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ اسی طرح ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے دارالبرکات میں ایک عربی کلاس کا آغاز کیا گیا ہے۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے ہر دو کلاسوں کا افتتاح کیا۔ ان کلاسوں میں استاد اور ویڈیو کیسٹس کی مدد سے عربی بول چال سکھائی جا رہی ہے۔ مکرم نوید احمد سعید صاحب (مربی سلسلہ) یہ کلاسیں لے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دارالعلوم شرقی میں مکرم عبدالرشید صاحب ملک کے گھر پر واقفین نو بچوں کو ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ عربی زبان سکھانے کی کلاس کا مورخہ 16- اگست کو باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔

عربی زبان ہر واقف نو بچے کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا ہر جماعت کے سیکرٹری وقف نو اور صدر صاحب جماعت کو اپنی اپنی جماعت میں ایسی کلاسوں کا اجراء کرنا چاہئے۔ اس زبان کی ویڈیو کیسٹس وکالت وقف نو کی وساطت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(وکالت وقف نو)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹسز کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عدلیہ کی آزادی ختم نہیں ہونے دیں گے۔ اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرری کے لئے چیف جسٹس آف پاکستان نے جو سفارشات کی ہیں ان کو منظور کرتے ہوئے ان پر سپریم کورٹ کے ججز کیس کے فیصلہ کی روشنی میں جتنی جلدی ممکن ہو۔ عملدرآمد ہونا چاہئے۔ چیف جسٹسز کمیٹی کا جلاس بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کی۔ چیف جسٹسوں نے اس بات پر زور دیا کہ عدلیہ نے کڑی آزمائشوں اور مشکلات سے گزر کر جو آزادی اور وقار حاصل کیا ہے اسے ہرگز ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ عوام اور پریس کی طرف سے عدلیہ کی حمایت قابل تحسین ہے۔ جس تیزی سے اعلیٰ عدالتوں کے دائرہ کار کو بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ججوں کی تعداد میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ ہائی کورٹ میں پہلے خالی آسامیاں پر کی جائیں پھر کام کے بوجھ کے مطابق تعداد بڑھائی جائے۔ چیف جسٹسز کمیٹی کے اجلاس میں شریعت کورٹ سمیت تمام ہائی کورٹس کے سربراہ شریک ہوئے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ججوں کی تعیناتی کا معاملہ آئین کے مطابق حل ہو گا۔ چیف جسٹس آف پاکستان کی سفارشات پر ججوں کی تعیناتی کوئی ایشو نہیں ہے۔ سیاسی اندھے پن کے شکار سیاست دانوں کو پریس ہی ٹھیک کر سکتا ہے۔

○ چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ قومی سلامتی کا ہمہ پہلو جائزہ لینا چاہئے۔ اور ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ دشمن ہماری کمزوری کا بے رحمی سے فائدہ اٹھائے گا۔ بیرونی جارحیت کے مقابلے کے لئے اندرونی استحکام بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جس کے لئے مسلح افواج سمیت تمام اداروں کو کوشش کرنی چاہئے۔

○ بہاولپور میں دہشت گردوں نے سی آئی اے کے انسپکٹر سمیت چار پولیس اہلکار گولیاں مار کر ہلاک کر دیئے یہ انسپکٹر صادق گجر اور دیگر اہلکاروں کے ساتھ ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔ انڈسٹریل اسٹیٹ کے قریب سپیڈ بریکر پر گاڑی آہستہ کی تو دہشت گردوں نے کلاشنکوفوں سے فائرنگ کر دی۔ ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ عالمی بینک نے حکومت پاکستان پر واضح کر دیا ہے کہ واپڈا دیوالیہ کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اسے بچانے کے لئے فوری طور پر بجلی کے نرخ بڑھانا ہوں گے۔ بینک کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے خط میں آگاہ کیا گیا ہے کہ واپڈا گزشتہ تین برسوں میں تباہی کے دہانے تک آپہنچا ہے۔ یہی صورت حال رہی تو قرض پر سود بھی ادا نہیں کر سکے گا۔

○ سعودی مجلس شوریٰ کے وائس چیئرمین اور مؤتمر عالم اسلامی کے نومنتخب صدر ڈاکٹر عبداللہ عمر نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک بھارت کے خلاف مشترکہ پالیسی اختیار کریں۔ مقبوضہ کشمیر میں خونریزی بند نہ ہوئی تو بھارت کو بھیانک نتائج کا سامنا کرنا ہو گا۔ سعودی عرب تمام اختلافات پس پشت ڈال کر برادر ملک ایران کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا کہ بڑے سرکاری اداروں کی نجکاری سے ملک کی اقتصادی حالت تباہ ہو جائے گی۔ بڑے اداروں کی غیر ملکیوں کے ہاتھوں فروخت سے ملک کی حقیقی آزادی باقی نہیں رہے گی۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ کھیلتا ہوا بچہ ٹانگ تڑوا بیٹھے تو تنقید وزارت داخلہ پر ہوتی ہے۔ وزارت کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن ہم نے ہمیشہ نیک نیتی اور خلوص سے تمام معاملات طے کئے۔

○ فنانشل ٹائمز لندن کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی تفتیش کنندگان کو سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے خاندان کے خلاف 3 ارب سے زائد رقم غیر قانونی طور پر ملک سے باہر بھجوانے کا سراغ مل گیا ہے۔ برطانیہ فرانس، سوئٹزرلینڈ اور پولینڈ میں اثاثوں اور بینک اکاؤنٹس کی شکل میں رقم موجود ہے۔ برطانوی حکومت زرداری کے خلاف ثبوت فراہم کرنے پر تیار ہو گئی ہے۔

○ سرحد اور بلوچستان کی حکومتوں نے قبائلی علاقہ سے غیر قانونی اشیاء کی آمد اور سمگلنگ روکنے کے لئے سرحدیں سیل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا کہ سرحد کے دونوں طرف قبائل کے ایک دوسرے سے تعلقات ہیں۔

○ بس لوٹنے والے چار ڈاکوؤں میں سے ایک ڈاکو تاندلیانوالہ پولیس مقابلہ میں ہلاک ہو گیا۔ دو ڈاکو گرفتار اور ایک زخمی ہو گیا۔

○ ملتان بورڈ نے انٹر کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے 72 فیصد امیدوار فیل ہو گئے ہیں۔

○ گوجرہ میں 3 مسلح ڈاکو اہل خانہ کو باندھ کر لاکھوں کا قیمتی سامان لے کر فرار ہو گئے۔

○ ایرانی وزارت خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ نے ایٹمی دھماکہ کر کے عالمی غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک طرف وہ پر امن ملکوں کے لئے پابندیاں لگاتا ہے دوسری طرف وہ خود ایٹمی دھماکوں میں مصروف ہے۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان ڈاکوؤں اور لٹیروں کے قبضہ سے نکل کر مضبوط ہاتھوں میں آگیا ہے۔ عمرہ کرنے کے بعد شہباز شریف کی جدہ سے واپسی پر مسلم لیگ ان کے اعزاز میں پارٹی دے گی۔

○ گھی کے 16 کلو کے کنستر میں 25 روپے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب 16 کلو کا کنستر 640 سے بڑھ کر 665 روپے میں فروخت ہو گا۔

○ حکومت کو گولڈن ہینڈ شیک سکیم کی کامیابی کی امید نہیں تھی۔ ریٹائرمنٹ لینے والوں کی قطاریں لگ گئی ہیں۔

○ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے معاہدہ کے برعکس بیت اللحم میں یہودیوں کے 300 مکان تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا ہے یہودیوں نے عربوں کے جن مکانات پر زبردستی قبضہ کیا ان میں کسی مکان کو واگذار نہیں کرایا جا سکا۔ فلسطینیوں کے بنے بنائے مکان گرانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اور اب تک 109 مکان منہدم کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے بہت سے مکان سیاسی وجوہ کی بناء پر مسمار کئے گئے۔

○ فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیلی علاقوں میں جو حملے بھی ہوتے ہیں ان کا فلسطینی اتھارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ اسرائیل کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ یاسر عرفات نے دورے پر آئے ہوئے امریکی نمائندے کو بھی اسرائیلی وزیراعظم کی ہٹ دھرمی کی تفصیلات بیان کیں۔

○ چکوٹھی سیکٹر آزاد کشمیر سے گرفتار ہونے والی لڑکی جو کہ "را" کی ایجنٹ تھی نے اپنے ساتھیوں کے نام اگل دیئے ہیں حساس اداروں نے ایک دوکاندار عبدالقیوم اور دیگر کئی افراد کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ ان گرفتار کئے جانے والے لوگوں سے اہم دستاویزات برآمد کر لی گئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ آزاد کشمیر میں تین سو کے قریب بھارتی جاسوس ہیں جنہوں نے بھکاریوں اور ملنگوں کا روپ دھار رکھا ہے۔

○ پاکستان اور امریکی تیل کمپنی یونوکال میں ترکمانستان سے آنے والی گیس کی قیمت کا معاملہ طے پا گیا ہے۔ کم قیمت پر 30 برس تک خریداری کے معاہدے کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ کم از کم قیمت ایک عشاریہ ساٹھ ڈالر اور زیادہ سے زیادہ دو اعشاریہ پینسٹھ ڈالر فی ہزار کیوبک فٹ ہو گی۔ بتایا گیا ہے کہ سالانہ 20 ارب کیوبک فٹ گیس ملتان پہنچے گی۔ تمام تھرمل بجلی گھر گیس سے چلائے جائیں گے اور سستی بجلی کی فراہمی ممکن ہو جائے گی۔

○ یوکرائن نے پاکستان کے ساتھ ٹی 88 ٹینکوں کی فروخت کا سودا ختم کرنے کے بھارتی اصرار کو مسترد کر دیا ہے۔ بھارت کے خارجہ سیکرٹری کے رگھوناتھ نے کہا کہ ٹی 88 ٹینکوں کے سودے کی وجہ سے یوکرائن اور بھارت کے درمیان تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس ڈیل کی وجہ سے پریشانی ہے اور ہم نے یوکرائن کے صدر کو اپنی تشویش سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔

گمشدہ چابیاں

○ مورخہ 97-9-25 کو 30-9 بجے رات محلہ دارالیمن وسطی سے کالج روڈ سے محلہ دارالعلوم جاتے ہوئے دو عدد چابیاں جس پر ایڈریس خالد برادرز لکھا ہوا تھا گم ہو گئی ہیں۔ جس دوست کو ملی ہوں برائے مہربانی خواجہ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ پر پہنچا دیں۔

ضرورت کار

ضرورت ہے ایک موٹر کار کی جو کہ FX 800 سوزوکی ماڈل 1984ء سے اوپر کی ہو۔
فون نمبر 212400 پر رابطہ فرمائیں
شیخ ممتاز رسول 74۔ ناصر آباد ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام -/30، 60 گرام -/90، 100 گرام -/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508